U5469

Title — KHUTBA-E-SADARAT.

Creator — Mehmoodul Hasan.

Publisher — Matba, Millia (Aligarh).

Date — 1920.

Pages — 16.

Subjects —

خطبۂ صدارت

از

شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب مرحوم و مغفور

جو

جامعۂ ملیّہ اسلامیہ

کے

جلسۂ افتتاح منعقدہ ۱۶ر صفر سنہ ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۹ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۰ء

میں پڑھا گیا

مطبعِ ملیّہ علی گڑھ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

امابعد۔ جلسوں کی عام روش کا اقتضا یہ ہے کہ میں سب سے پہلے اُس عزتِ صدارت پر، جو کہ ایک نہایت ہی سرفروشانہ ایثار اور شجاعانہ جد و جہد کرنے والی جماعت کی طرف سے مجھکو مرحمت ہوئی ہے، شکر گزاری اور منت پذیری کا اظہار کروں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ شکریہ چند وقیع اور شاندار الفاظ سے ادا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ مجھکو محض رسمی اور مصنوعی ممنونیت کی نمائش اُس بھاری ذمہ داری کے بوجھ سے سبکدوش کر سکتی ہے جو فی الحقیقت آپ نے اِس عزت افزائی کے ضمن میں مجھ پر عائد کی ہے۔

دو چار پھڑکتے ہوئے جملے بلاشبہ عارضی طور پر مجلس کو محظوظ کر سکتے ہیں، مگر میں خیال کرتا ہوں کہ میری قوم اس وقت فصاحت و بلاغت کی بھوکی نہیں ہے اور نہ اس قسم کی عارضی مسرتوں سے اُس کے درد کا اصلی درمان ہو سکتا ہے۔ اس کے لیے ضرورت ہے ایک قائم و دائم جوش کی، نہایت ہی صابرانہ ثباتِ قدم کی، دلیرانہ مگر عاقلانہ طریق عمل کی، اپنے نفس پر پورا قابو پانے کی، غرض ایک پختہ کار، بلند خیال وزیر ہو محمدی بننے کی۔

میں ہرگز آپ کے لکچراروں اور فصیح اللسان تقریر کرنے والوں کی تحقیر نہیں کرتا

(کیونکہ میں خوب جانتا ہوں کہ جو چیز سوئے ہوئے دلوں کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے، اور زمانہ کی ہوا میں اوّل تموّج پیدا کرتی ہے، وہی دعوتِ حق کا غلغلہ ڈالنے والی زبان ہے ہاں۔ اس قدر گزارش کرتا ہوں کہ تا وقتیکہ متکلم اور مخاطب کے دل میں سعیِ جمیل کا سچا جذبہ اُس کے اخلاق میں شجاعانہ استقامت و ایثار اُس کے جوارح میں قوتِ عمل اور اُس کے ارادوں میں پختگی اور چستی نہو محض گرمجوش تقریریں کسی ایسے کٹھن اور بلند پایہ مقصد میں آپ کو کامیاب نہیں کرسکتیں ؎

کیف الوصول الیٰ سُعاد و دونہا قلل الجبال ودونہن حتوف

اے حضرات! آپ خوب جانتے ہیں کہ جس وادیِ پُرخار کو آپ برہنہ پا ہو کر قطع کرنا چاہتے ہیں وہ مشکلات اور تکالیف کا جنگل ہے۔ قدم قدم پر وہاں صعوبتوں کا سامنا ہے طرح طرح کی بدنی اور مالی اور جاہی مکروہات آپ کے دامنِ استقلال کو اُلجھانا چاہتی ہیں۔ لیکن حُفّتِ الجنۃُ بالمکارہ کے قائل کو اگر آپ خدا کا سچا رسول مانتے ہیں (اور ضرور مانتے ہیں) تو یقین رکھئے کہ جس صحرائے پُرخار میں آپ گامزن ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں اُس کے راستہ سے جنت کا دروازہ بہت ہی قریب ہے، کامیابی کا آفتاب ہمیشہ مصائب و آلام کی گھٹاؤں کو پھاڑ کر نکلا ہے اور اعلیٰ تمناؤں کا چہرہ سخت سے سخت صعوبتوں کے جھرمٹ میں سے دکھائی دیا ہے۔

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا	کیا تم کو یہ خیال ہے کہ تم جنت میں جا گھسو گے
يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ	اور تمھیں اُس طرح کے حالات پیش نہ آئیں گے
مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا	جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آئے۔ اُن کو سختیاں
حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ	اور مضرتیں پہونچیں اور وہ اس قدر جھنجھوڑائے گئے

اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ط

کہ پیغمبر اور اُس کے ساتھ کے مومنین بول اُٹھے کہ خدا کی مدد کہاں ہے؟ یاد رکھو کہ خدا کی مدد نزدیک ہے

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ط

کیا تم نے یہ خیال کیا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے بدوں اس کے کہ اللہ جانچ کرے تم میں سے مجاہدین کی اور صابرین کی؟

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ط وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ط

کیا لوگ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ محض آمنا کہنے پر وہ چھوڑ دیئے جائیں گے؟ حالانکہ ہم نے اُن سے پہلے لوگوں کی آزمائش کی ہے تو ضرور ہے کہ اللہ پرکھے گا سچے اور جھوٹے لوگوں کو۔

یہ حق تعالیٰ شانہ کی سنت مستمرہ ہے جس میں کسی قسم کی تبدیل و تغییر کو راہ نہیں۔ کوئی قوم اللہ جل شانہ کی محبت اور اُس کے راستہ پر چلنے کی مدعی نہیں ہوئی جس کو امتحان و آزمائش کی کسوٹی پر نہ کسا گیا ہو۔ خدا کے برگزیدہ اور اولوالعزم پیغمبر جن سے زیادہ خدا کا پیار کسی پر نہیں ہو سکتا، وہ بھی مستثنیٰ نہیں ہے بیشک اُن کو مظفر و منصور کیا گیا۔ مگر کب؟ سخت ابتلا اور زلزال شدید کے بعد خود فرماتے ہیں۔

حَتّٰىٓ اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ط

اور مجھ کو اپنے مرحوم بزرگوں کے مسلک سے منحرف بتلائیں لیکن اہل نظر سمجھتے ہیں کہ جس قدر میں بظاہر علیگڈھ کی طرف آیا ہوں اُس سے کہیں زیادہ علیگڈھ میری طرف آیا ہے۔

دوش دیدم کہ ملائک در میخانہ زدند	گلِ آدم بسرشتند و بپیمانہ زدند
ساکنانِ حرمِ سترِ عفافِ ملکوت	با منِ راہ نشین بادۂ مستانہ زدند
شکرِ ایزد کہ میانِ من و او صلح فتاد	حوریاں رقص کناں ساغرِ شکرانہ زدند
جنگِ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ	چوں ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند

آپ میں سے جو حضرات محقق اور باخبر ہیں وہ جانتے ہوں گے کہ میرے اکابر سلف نے کسی وقت بھی کسی اجنبی زبان کے سیکھنے یا دوسری قوموں کے علوم و فنون حاصل کرنے پر کفر کا فتویٰ نہیں دیا۔ ہاں یہ بیشک کہا گیا کہ انگریزی تعلیم کا آخری اثر یہی ہے جو عموماً دیکھا گیا ہے کہ لوگ نصرانیت کے رنگ میں رنگے جائیں، یا ملحدانہ گستاخیوں سے اپنے مذہب اور مذہب والوں کا مذاق اُڑائیں، یا حکومتِ وقتیہ کی پرستش کرنے لگیں، تو ایسی تعلیم پانے سے ایک مسلمان کے لیے جاہل رہنا ہی اچھا ہے۔

اب از راہ نوازش آپ ہی انصاف کیجئے کہ یہ تعلیم سے روکنا تھا یا اُس کے اثر بد سے؟ اور کیا یہ وہی بات نہیں جس کو آج مسٹر گاندھی اس طرح ادا کرتے ہیں کہ:-

”ان کالجوں کی اعلیٰ تعلیم بہت اچھے صاف اور شفاف دودھ کی طرح ہے جسمیں تھوڑا سا زہر ملا دیا گیا ہو“

باسے خدا کا شکر ہے کہ اُس نے میری قوم کے نوجوانوں کو توفیق دی کہ وہ

اپنے نفع و ضرر کا موازنہ کریں اور دودھ میں جو زہر ملا ہوا ہے اُس کو کسی چھلنی کے ذریعے سے علیحدہ کرلیں۔ آج ہم وہی چھلنی نصب کرنے کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں اور آپ نے مجھ سے پہلے سمجھ لیا ہوگا کہ وہ چھلنی "مسلم نیشنل یونیورسٹی" ہے۔ مطلق تعلیم کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت اب میری قوم کو نہیں رہی کیونکہ زمانہ نے خوب بتلا دیا ہے کہ تعلیم سے ہی بلند خیالی اور تدبر اور ہوشمندی کے پودے نشو و نما پاتے ہیں اور اُسی کی روشنی میں آدمی نجاح و فلاح کے رستہ پر چل سکتا ہے۔

ہاں ضرورت اس کی ہے کہ وہ تعلیم مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہو، اور اغیار کے اثر سے کلیۃً آزاد ہو۔ کیا باعتبار عقائد و خیالات کے اور کیا باعتبار اخلاق و اعمال کے اور کیا باعتبار اوضاع و اطوار کے ہم غیروں کے اثرات سے پاک ہوں۔

ہماری عظیم الشان قومیت کا اب یہ فیصلہ نہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے کالجوں سے بہت سستے داموں کے غلام پیدا کرتے رہیں بلکہ ہمارے کالج نمونہ ہونے چاہییں بغداد اور قرطبہ کی یونیورسٹیوں کے۔ اور اُن عظیم الشان مدارس کے جنھوں نے یورپ کو اپنا شاگرد بنایا اس سے پیشتر کہ ہم اُس کو اپنا اُستاد بنائیں۔

آپ نے سُنا ہوگا کہ بغداد میں جب مدرسہ سلطانیہ کی بنیاد اسلامی حکومت کے ہاتھوں سے رکھی گئی تو اُس دن علما نے جمع ہو کر علم کا ماتم کیا کہ افسوس آج سے علم حکومت کے عہدے اور منصب حاصل کرنے کے لیے پڑھا جائے گا۔ تو کیا آپ ایک ایسے کالج سے فلاح قومی کی اُمید رکھتے ہیں جس کی امداد اور نظام میں بڑا قوی ہاتھ ایک غیر اسلامی حکومت کا ہو۔

ہماری قوم کے سربرآوردہ لیڈروں نے سچ تو یہ ہی کہ اُمت اسلامیہ کی ایک بڑی اہم ضرورت کا احساس کیا بلا شبہ مسلمانوں کی درسگاہوں میں جہاں علوم عصریہ کی اعلیٰ تعلیم دیجاتی ہی اگر طلبہ اپنے مذہب کے اصول و فروع سے بیخبر ہوں اور اپنے قومی محسوسات اور اسلامی فرائض فراموش کر دیں اور ان میں اپنی ملت اور اپنے ہم قوموں کی حمیت نہایت ادنیٰ درجہ پر رہ جائے۔ تو یوں سمجھو کہ وہ درسگاہ مسلمانوں کی قوت کو ضعیف بنانے کا ایک آلہ ہی اس لیے اعلان کیا گیا ہی کہ ایسی آزاد یونیورسٹی کا افتتاح کیا جائیگا جو گورنمنٹ کی اعانت اور اس کے اثر سے بالکل علیحدہ اور جس کا تمام تر نظام عمل اسلامی خصائل اور قومی محسوسات پر مبنی ہو۔

(ترک موالات)

مجھے لیڈروں سے زیادہ اُن نونہالان وطن کی ہمت بلند پر آفریں اور شاباش کہنا چاہیے جنھوں نے اس نیک مقصد کی انجام دہی کے لیے اپنی ہزاروں اُمیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور باوجود ہر قسم کی طمع اور خوف کے وہ موالات نصاریٰ کے ترک پر نہایت مضبوطی اور استقلال کے ساتھ قائم رہے اور اپنی عزیز زندگیوں کو ملت اور قوم کے نام پر وقف کر دیا۔

شاید ترک موالات کے ذکر پر آپ اس مسئلہ کی تحقیق کی طرف متوجہ ہو جائیں اور اُن عامۃ الورود سوالات و شبہات کے حل میں کھنچنے لگیں جو اس بہت ہی اہم و اعظم مسئلے کے متعلق آجکل عموماً زبان زد ہیں۔ اسلیے میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ آپ تھوڑا سا وقت مجھکو اُس تحریر کے سُنانے کے لیے عنایت فرمائیں جو میں نے بعض مسائل دریافت کیے جانے پر دیوبند سے تیار کر کے بھیجی تھی۔ وَھُوَ ھٰذَا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں

اِن مسائل کا جواب سُننے سے پہلے نہایت ضروری ہے کہ ایک مسلم صادق تمام گردوپیش کے خیالات سے علیحدہ ہو کر اپنے ایمان کی قدر و قیمت اور شعائر اللہ کی عظمت اور مقاماتِ مقدسہ کے تقدس و احترام کو اچھی طرح دلنشین کرے اور دورِ ماضیہ کے ساتھ واقعاتِ حاضرہ پر ایک گہری نظر ڈالے تو اُسے معلوم ہوگا کہ آج مسلمانوں کی سب سے بڑی متاعِ گرانمایہ جس کا تحفظ ہر ایمان رکھنے والے کا اولین فرض ہے، کس طرح لوٹی جا رہی ہے اور کن کن بدعہدیوں اور شرمناک عیاریوں و بیہودہ بازیوں سے جزیرۃ العرب کے متعلق پیغمبر اسلام (فداہ ابی و امی) کی سب سے اہم وصیت کا مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

اعداء اللہ نے اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخکنی میں کوشش کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ عراق، فلسطین، اور شام جن کو صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم نے خون کی ندیاں بہا کر فتح کیا تھا پھر کفار کی حریصانہ حوصلہ مندیوں کی جولانگاہ بن گئے پیراہنِ خلافت کی دھجیاں اُڑا دی گئیں۔ خلیفۃ المسلمین جس کی ہستی سے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کی ہستیوں کا شیرازہ بندھتا ہے اور جو بحیثیت ظل اللہ فی الارض ہونے کے آسمانی قانون کا رائج کرنے والا اور مسلمانوں کے حقوق و مصالح کا محافظ اور شعائر اللہ کی حفاظت کا ضامن اور کلمۃ اللہ کی رفعت و سربلندی کا کفیل تھا وہ بھی بیشمار دشمنوں کے نرغے میں پھنس کر بے دست و پا

ہو چکا ہے ؎

صُبّت علیّ مصائب لو انہا — صُبّت علی الایام صرن لیالیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا (خاکم بدہن) سرنگوں ہوا جا رہا ہے۔
حضرت ابوعبیدہ۔ سعد بن ابی وقاص۔ خالد بن الولید۔ اور ابوایوب انصاری
رضی اللہ عنہم کی روحیں اپنی خوابگاہوں میں بیچین ہیں۔ یہ سب کیوں ہے؟ اس لیے
کہ مسلمانوں میں سے غیرت وحمیّت مفقود ہو رہی ہے۔ جو جرأت اور دینی حرارت
ان کی میراث تھی وہ اُنھوں نے غفلت اور تعیش کے نشہ میں دشمن کے حوالہ کردی ہے
یہی نہیں کہ اس مصیبت کے وقت ایک مسلمان نے مسلمان کی مدد نہیں کی بلکہ قیامت
تو یہ ہے کہ کفار کی موالات واعانت اور وفاداری کے شوق میں ایک مسلمان نے
دوسرے کی گردن کاٹی۔ بھائی نے بھائی کا خون پیا۔ اور دشمنوں کے سامنے
سرخرو ہونے کے لیے اپنے ہاتھ اپنے ہی خون میں رنگے۔

اے فرزندانِ اسلام! اور اے محبانِ ملت و وطن! آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم
ہے کہ جس برق مسلم سوز نے ان بلادِ اسلامیہ کے خرمنِ آزادی کو جلایا اور خلافت اسلامیہ
کے قصر کو آگ لگائی اُس کا اصلی ہیولیٰ عربوں اور ہندوستانیوں کے خونِ گرم سے
تیار ہوا تھا اور جس دولت سے نصاریٰ اِن ممالک مقدسہ میں کامیاب ہوگئے
اُس کا بہت بڑا حصہ بھی ہمارے ہی دست و بازو سے کمایا ہوا تھا۔

پس کیا اب بھی کوئی ایسا بلید اور غبی مسلمان پایا جاتا ہے جس کو نصاریٰ کے موالات
ومناصرت کے نتائج قطعیہ معلوم نہ ہوئے ہوں۔ اور ایسی تشویشناک حالت میں جبکہ
ڈوبتا ہوا آدمی ایک تنکے کا سہارا ڈھونڈھتا ہے وہ اس فکر میں ہو کہ کوئی صورت

موالات کے جواز کی نکالے۔

اے میرے عزیزو! یہ وقت استحباب اور فرضیت کی بحث کا نہیں بلکہ غیرت اسلامی اور حمیت دینی سے کام لینے کا ہے۔ کہیں علمائے زمانہ کا چھوٹا بڑا اختلاف تمہاری ہمتوں کو پست اور تمہارے دلوں کو پژمردہ نہ کر دے۔ میں اس وقت تم سے یہ نہیں کہتا کہ تم تلوار لیکر جہاد کرو یا عراق اور شام میں جا کر اپنے بھائیوں کا ساتھ دو بلکہ محض اس قدر درخواست کرتا ہوں کہ تم اپنے دشمنوں کے بازوؤں کو قوی مت بناؤ اور حق تعالیٰ شانہ کے ان ارشادات پر نہایت مستعدی اور جوانمردی اور اخلاص نیت سے عمل کرو۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ
اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں، اور جو کوئی تم میں سے اُن کو دوست اور مددگار بنائے وہ بھی اُنہیں میں سے ہے۔

لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ ؕ
مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ وہ مومنین کے سوا کافروں کو اپنا دوست یا مددگار بنائیں اور جو ایسا کریگا اُس کو اللہ سے کچھ سروکار نہیں۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ؕ
اُن منافقین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو جو مومنین کے سوا کافروں کو اپنا رفیق بناتے ہیں کیا وہ اُن کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں حالانکہ تمام تر عزت خدا کے لیے ہے

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِیْنَ
اے ایمان والو! مومنین کے سوا کافروں کو

أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ کو اپنا یار و مددگار مت بناؤ کیا تم لیا چاہتے ہو

أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا | اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ | اے ایمان والو تم اُن اہل کتاب اور کافروں کو

اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ | اپنا یار و مددگار مت بناؤ جنہوں نے بنا لیا ہے تمہارے

أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ | دین کو ہنسی اور کھیل اور اللہ سے ڈرتے رہو اگر تم

أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ | مومن ہو۔

تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ | اُن میں بہت سے تم ایسے دیکھو گے جو رفیق بنتے ہیں

كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ کافروں کے۔ بیشک بُرا ہے وہ جو آگے بھیجا ہے اُنہوں نے

أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ | خود اپنے لیے کہ اللہ کا غضب ہوا اُن پر اور وہ ہمیشہ

هُمْ خَالِدُونَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ | عذاب میں ہیں اور اگر یقین رکھتے وہ اللہ پر اور نبی پر

بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ | اور اُس پر جو نبی کی طرف اُتارا گیا تو کافروں کو رفیق

أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ | نہ بناتے لیکن اُن میں بہت سے نافرمان ہیں۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ | نہیں پاؤ گے تم کسی قوم کو جو یقین رکھتی ہو اللہ پر

الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ | اور قیامت کے دن پر کہ وہ دوستی کرے اُن سے

وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ | جنہوں نے مقابلہ کیا اللہ کا اور اُس کے رسول کا

إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ | اگرچہ وہ اُنکے باپ یا بیٹے یا رشتہ دار ہی کیوں

كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَ | نہ ہوں ایسے ہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ

أَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ | نے ایمان ثبت کر دیا اور اپنی روح سے اُنکی مدد

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ | فرمائی اور اُن کو داخل کریگا باغ بہشت میں جنکے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ	نیچے بہتی ہیں نہریں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ اُن سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہ جماعت ہی خدا کی یاد رکھو کہ خدا کی جماعت ہی کامیاب ہی۔
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَاۗءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ	اے ایمان والو امیرے دشمن اور اپنے دشمن کو رفیق مت بناؤ پیغام بھیجتے ہو تم اُن کی طرف دوستی کا حالانکہ وہ منکر ہوئے ہیں اُس سچائی سے جو تمہارے پاس پہونچی ہی۔

اس مضمون کی آیات قرآن مجید میں بکثرت ہیں جن کا استیعاب مقصود نہیں مگر اسقدر واضح رہے کہ اولیا کا ترجمہ جو ہم نے دوست اور مددگار سے کیا ہی اُسکا ماخذ امام ابن جریر طبری اور حافظ عماد الدین ابن کثیر اور امام فخرالدین رازی وغیرہم اکابر مفسرین کی تصریحات ہیں۔ ہماری غرض صرف اس قدر ہی کہ ترک موالات کے تحت میں جیسا کہ اُن کی مدد کرنا داخل ہی اسی طرح اُن سے امداد لینا بھی ہی لہذا آپکے سوال اول و دوم کا جواب یہ ہوگا کہ مدارس میں جو امداد گورنمنٹ سے لیجاتی ہی اور جو وظائف طلبہ وغیرہم کو ملتے ہیں وہ سب قابل ترک ہیں اور اس ترک موالات میں طلبہ اپنے والدین کی اجازت کے محتاج نہیں ہیں بلکہ اُن کا حق ہی کہ وہ ادب اور تہذیب کے ساتھ اپنے والدین کو بھی ترک موالات پر مستعد بنائیں۔ اس وقت جو خلجان بعض طلبہ کو پیش آرہا ہی عہد نبوت میں بھی بعض مومنین کو پیش آیا تھا۔ چنانچہ اُنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یارسول اللہ کفار سے بالکل علیٰحدگی اور قطع تعلق کس طرح ہوسکتا ہی اگر ہم ایسا کرینگے تو اپنے ماں باپ اور اپنے بھائیوں اور اپنے خویش و اقارب سب چھوٹ جائیں گے ہماری تجارتیں تباہ ہوجائینگی۔ ہمارے اموال ضائع ہوں گے۔ اور ہماری

بستیاں اُجڑ جائینگی۔ اس کا جواب حق تعالےٰ نے یہ عنایت فرمایا کہ:۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَ کہدو کہ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور
اِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَ تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور مال جو تم نے کمایا ہے
اَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ اور تجارت جسکی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور
كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مکانات جو تم کو پسند ہیں اگر یہ سب تم کو خدا اور خدا
مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ کے رسول اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ
فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ عزیز ہیں تو منتظر رہو تا کہ لے آئے اللہ اپنے حکم کو اور
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؕ اللہ دستگیری نہیں کرتا اس قوم کی جو نافرمان ہے۔

کبھی دلمیں یہ وسوسہ گزرتا ہے کہ خدا نخواستہ اگر یہ تحریکات جو ملک میں چل رہی ہیں ناکام ہوئیں اور گورنمنٹ اپنی صند پر اڑی رہی تو ہم کو سخت ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے۔ اسطرح کے خیالات اس زمانہ میں بھی پیش کیے گئے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ:۔

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ۔ (یعنی منافقین کہتے ہیں کہ ہمارے دوستانہ تعلقات یہود کے ساتھ اسلیے ہیں کہ زمانہ کی گردش سے کہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے ناکام اور یہود غالب آجائیں تو اسوقت ہمارے لیے بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا)

اس کے جواب میں حق تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا۔

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ تو قریب ہے کہ لے آئے اللہ فتح یا کوئی اور بات اپنے
اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ پاس سے پھر منافقین اُن خیالات پر نادم ہو کر رہجائیں
اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ جو اُن کے دلوں میں مکنون ہے۔

پس اے عزیزو! تم اللہ پر بھروسہ کرکے اور اسکی رسی کو مضبوط تھامکر اپنے عزم پر قائم رہو اور موالات نصاریٰ کو ترک کرو اور اپنی استطاعت کے موافق جو خدمت گزاری اسلام اور اہل اسلام کی کرسکتے ہوں اس سے درگزر نہ کرو اب وقت درگزر کا نہیں۔

حسن اتفاق سے اسوقت ہندوستان کی سب سے بڑی کثیر التعداد قوم (ہنود) کا مطمح نظر
تمہاری ہمدردی اور واقعاتِ پنجاب اور خواہش سیلف گورنمنٹ کی وجہ سے ترک موالات مع النصارٰی
ہی اور ابھی حال میں سُنا گیا ہی کہ سکھ لیگ نے بھی یہی فیصلہ کر لیا ہی۔ اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیے تم اپنی
نظر فقط خدا پر رکھو تمہارا دوست اور مددگار صرف وہی ہی۔ البتہ جو قومیں تمہارے اس پاک مقصد
میں خود بخود شریک ہو جائیں یا تمہاری تائید اور غمخواری کریں اُن سے تم بھی مصالحت اور
رواداری کا برتاؤ کرو اور مبرّہ و اقساط (مروت اور حسن سلوک) سے پیش آؤ قرآن حکیم میں ہی کہ:۔

لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ — اللہ اُن لوگوں کے متعلق جو دین کے معاملہ میں تم سے
يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ — نہیں لڑے اور نہ اُنہوں نے تمکو تمہارے گھروں سے
مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا — نکالا اس سے منع نہیں کرتا کہ تم اُنکے ساتھ بھلائی اور
اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ — منصفانہ سلوک کرو بلا شبہ اللہ انصاف کرنیوالوں کو
اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ — چاہتا ہی اللہ تو اُن لوگوں کی دوستی سے روکتا ہی
قٰتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ — جو تم سے دین کے معاملہ میں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں
مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓي اِخْرَاجِكُمْ — سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں مدد دی اور جو لوگ
اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ — اُن سے دوستی رکھیں وہی ظالم ہیں۔

اس موقع پر اس قدر تنبیہ ضروری ہی کہ ہندو اور مسلمانوں کے ان تعلقات کا اثر یہ ہونا
چاہیے کہ مسلمان اپنے کسی مذہبی حکم کو بدلیں اور شعائر کفر و شرک کو اختیار کرنے لگیں اگر وہ
ایسا کرینگے تو نیکی برباد گناہ لازم کی مثل اپنے اوپر منطبق کرینگے۔

میری غرض یہ ہی کہ آپ ترکِ موالات پر نہایت دیانت سے عمل کریں اور خالص خدا پر اپنی نظر رکھیں
اور جن طلبہ سے حقوق واجبہ فوت ہوتے ہوں وہ اس تحریک کی تبلیغ میں بھی حصہ لیں بقدر ضرورت
تعلیم دینی اور ضروریاتِ زندگی حاصل کرنیکے بعد آجکل یہ مشغلہ نہایت سود مند ہی۔ حق تعالیٰ ہم سب کو
اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور جن لوگوں کے ذمہ اولاد یا بیوی یا ماں باپ کے حقوق

ہوں وہ اُسی حد تک اس کام میں حصہ لیں۔ جہانتک اُنکی خبرگیری سے اغماض نہو کہ وہ بھی فرض ہے۔ اور اگر خلافت کی امداد و حفاظت میں سعی کرنیوالے کو بقدر اُسکی ضروریات کے خلافت کمیٹی اس چندہ میں سے جو اسی کام کیلیے کیا گیا ہو کچھ حق الخدمت دے اُس کا لینا جائز ہے۔

الحاصل موالات کفار حرام ہے اور جہانتک قدرت ہو اپنے کو اور دوسروں کو موالات کفار سے علیحدہ رکھنا ضروری ہے۔ اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی توجہ سب طرف سے ہٹا کر اُسی رب العزت سے وابستہ کرے جسکے ہات میں ہر ایک شاہ و گدا کی باگ ہے ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاراں ہمہ کار بگذارند و سر طرہ یارے گیرند

اب بندہ التماس ختم کرتا ہے اور اس قدر معروض ہے کہ بندہ کوئی مفتی نہیں۔ فتوی لکھنا دوسرے علما کا کام ہے تاہم اُمید ہے کہ میری معروضات سے آپ کو اپنے سوالات کا جواب ملجائے گا۔ اور علیگڑھ کالج کی عمارتوں اور کتبخانہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی آپکے دل کو دستک دیگا کہ قسطنطنیہ۔ شام۔ فلسطین اور عراق کی قیمت سے ان چیزونکی قیمت کو کیا نسبت ہے۔

بالکل آخر میں مجھے یہ کہدینا بھی ضروری ہے کہ تحریک ترک موالات کا موجودہ حالت میں کامیاب بنانا صرف اس پر منحصر ہے کہ کوئی حرکت ہماری طرف سے ایسی نہ ہونی چاہیے جو نقض امن یا سفک دما کی موجب ہو اور یہی نصیحت اس ملک کے تمام سربرآوردہ دانشمندونکی ہے اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لیا جائے ورنہ فائدہ کی جگہ نقصان کا اندیشہ ہے۔ والسلام - مورخہ ۱۲ر صفر ۱۳۳۹ھ

اب میری یہ التجا ہے کہ آپ سب حضرات بارگاہِ رب العزت میں نہایت صدق دل سے دعا کریں کہ وہ ہماری قوم کو رسوا نکرے اور ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنائے اور ہمارے اچھے کاموں میں ہماری مدد فرمائے وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

آپکا خیر اندیش۔ بندہ محمود عُفی عنہ۔ ۱۶ر صفر ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۹ر اکتوبر ۱۹۲۰ء

۵۴۶۹